Registered — L. No. 89

# نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۹) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہے ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

## گذشتہ اخبار

**پچھلے سال** سررشتہ ڈاک ہند کی خالص آمدنی ۲۳ ½ لاکھ تھی کل ملازم ۸۵ ہزار ۳ ۸۰ ہیں **پچھلے سال** سررشتہ ڈاک ہند میں ۳،۲۳ جرائم سرزد ہوئے اور ۲۷۳ ملازم سزایاب ہوتے۔ **سورت میں** کانگریس کی استقبالی کمیٹی میں چارسو ممبر چنے گئے دس سکرٹری قرار پائے۔ **ایسٹ انڈین** ریلوے کے دیسی ڈرائیور کام پر واپس آگئے لیکن یوروشین وغیرہ ابھی ووٹ پر قائم ہیں **پچھلے سال** سررشتہ ڈاک میں خطوط پارسل پیکٹ و پوسٹ کارڈ بھیجے گئے ۹۰ ½ کروڑ ۵۰ لاکھ کے اوپر تھے **منی آرڈر** دو کروڑ ½ ۱۲ لاکھ تھے مالیت ¾ ۳۸ کروڑ روپیہ۔ وی پی ۵۹ لاکھ ½ ۳۴ ہزار تھے **لکھنؤ میں** آگ بجھانے کے دو انجنوں کا امتحان کیا گیا بجھانے والوں کی خاص جماعت قائم کریں گے **پاگل خانہ** لاہور میں ہیضہ پھوٹا ۸ کیس ۸ اموات ہوئیں۔ **برٹش** وزیر اعظم سرهنری کیمبل بنرمین لندن سے بغرض تبدیل آب وہوا بیارٹز کو روانہ ہوگئے **روس کی** نئی مجلس ڈوما قائم ہوگئی اس نے ایک سپاسنامہ تیار کیا جو حضور زار روس پیش کریں گے ۲۰۔۲۰ ہزار ٹن کے دو عظیم بیٹل شپس کا نمونہ پیش کرنے کو روس نے وکرس میکسم کمپنی کو ۱۰ لاکھ روپیہ دیا یہہ **جنگی جہاز** روس میں بنائیں گے رفتار فی گھنٹہ ۲۱ میل نمونہ کی اجرت نسبت زیادہ سمجھی گئی۔ **سلطان زنجبار** سیر یورپ فرماتے ہوئے ۲۷ نومبر کو پیرس سے مونٹ کارلو کو روانہ ہوگئے **وائیٹ ہیون** میں کوئیلہ کی کان میں پھٹنے کا حادثہ ہوا پانچ جوان قتل گیارہ مجروح ہوگئے۔ **شہنشاہ جرمن** کی صحت عمدہ ہے کھانسی رفع ہوگئی گلے اور کان کی بیماریوں کی افواہ غلط نکلی **موراکو** کے علاقہ کس میں ۳۰۰ فرنچ فوج قوم بنی سناسن کی سرکوبی کے متعلق ایک بھاری حملہ کا شکار ہوئی **امریکا میں** مالی مندہ کے تفکرات سے انھاون آدمی خودکشی کر چکے۔ ویٹس سٹراس نے بھی خودکشی کی اس کو مجرم جعلسازی گرفتار کرنے آئے تھے کہ زہر کھائی مسٹر جنکنس ایک پریسیڈنٹ بھی اسی لئے پکڑا گیا **مسٹر سٹرلنگ** اسسٹنٹ اڈیٹر اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کے مقدمہ میں آنریبل مسٹر جسٹس ریڈ نے یہہ حکم سنایا کہ مسٹر سٹرلنگ کو چھہ ماہ کی قید سخت دی جائے اور دو سو روپیہ جرمانہ کیا جائے اگر وہ جرمانہ ادا نہ ہو تو چھہ ہفتے کی قید مزید کی سزا بھگتے یہہ جرمانہ خدمتگار متوفی کی بیوہ اور بچوں کو دیا جائے **جس روز** لالہ لاجپت رائے لاہور پہنچے اس روز شب کو ہندو باشندگان لاہور نے انارکلی لاہور میں جابجا چراغان کی روشنی اور آتشبازی چھوڑی بہت رات گئے تک انگریزی باجا بجتا رہا **ہز آنر** لفٹنٹ گورنر پنجاب نے حضور والیسرائے کی منظوری سے امرتسر چھاونی کے مکانوں پر یکم نومبر سے صفائی کا ٹیکس عاید کردیا ہے جو ۴ سے ایک روپیہ ماہوار تک ہوگا **دہلی کا عجائب خانہ** توڑ دیا گیا۔ وہاں کی اشیاء لاہور۔ جے پور اور دیگر مقامات کے عجائب خانوں میں بھیجی جاویں گی اور اس عمارت میں لائبریری اور ریڈنگ منتقل کئے جاویں گے **سلطانی جنرل** البغدادی نے دو روز کی جنگ کے بعد نیچا دیکھا اور دو توپیں بھی چھن گئیں **ماسکو خشک** ریلوے کے انجنیروں کی جماعت خوشک سے ہرات اور وہاں سے ہندوستان تک ریل کے لئے پیمائش کرنے کو ماسکو سے روانہ ہوئی ؞

# ایڈیٹوریل نوٹس

**چھوٹے چھوٹے گناہ۔** اکثر لوگ اپنے اور غیروں کے چال چلن کی بابت جب غور کرتے ہیں تو اُن کی بڑی بڑی خطاؤں اور گناہوں کا لحاظ کرتے اور اسی طرح فتوے دیتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مطلق خیال نہیں کیا جاتا لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ بڑے بڑے گناہ ہم کو برباد نہیں کرتے اور اکثر دیکھا جاتا ہے لوگوں کی شہرت اور چال چلن پر بڑے بڑے گناہوں کا دھبہ بہت کم بلکہ اکثر شاذونادر ہوا کرتا ہے۔ اور یہہ عام بات ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بڑے گناہ سے واقف ہو جاتا ہے اور اُس سے توبہ کرتا ہے تو وہ بہت مواقع میں ایسے گناہ سے بالکل محترز اور مامون رہتا ہے مگر چھوٹے چھوٹے گناہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ انسان کے اخلاقی چال چلن پر اُن کا بڑا بھاری اور دائمی اثر پڑا رہتا ہے اور وہ بھی نامعلوم طور پر۔ بلکہ لوگ ایسے گناہوں کی بابت بالکل بیفکر اور لاپرواہ رہتے ہیں اور اس کو ایک معمولی بات سمجھا کرتے ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ جس قدر نقصان روحانی طور پر انسان کا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے ہوتا ہے وہ بڑے بڑے گناہوں سے بہت کم ہوتا ہے اور اس کو غور سے دیکھا جائے تو چھوٹے گناہ ہی بڑی بڑی خطاؤں اور اُن کے بُرے نتایج کا موجب ہوتے ہیں اگر چھوٹی چھوٹی خطائیں تعداد میں کم ہوا کریں تو بالضرور بڑے بڑے گناہ ان سے بھی کم بلکہ بالکل ہی ظہور میں نہ آویں ان خفیف خطاؤں ہی کے ذریعہ سے انسان دن بدن اخلاقاً کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور اس کو مطلق پتہ نہیں لگتا جس طرح زنگ کے نہایت باریک باریک کیڑے لوہے کو اور گھن کا کیڑا اندر ہی اندر نامعلوم طور پر لکڑی کو کھا جاتا ہے اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ انسان کی اندرونی اخلاقی زندگی کو کھا جاتے اور کمزور کر دیتے ہیں اور بیشتر اس سے کہ ہم اُن گناہوں اور اُن کے نتایج سے آگاہ ہوں ہم خدا کی باتوں سے دور جا پڑتے ہیں ہم اس کا سبب دیگر باتوں میں تصور کرتے ہیں مگر اصلی سبب وہی زنگ آہنی اور چوبی گھن ہے جو ہماری روح کو اندر ہی اندر بودا کر ڈالتا ہے ہر ایک شخص کو لازم ہے کہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی خطا اور اوٹے سے اوٹے گناہ کو برابر خود دیکھتا رہے اور اس سے برابر خبردار ہوتا رہے تاکہ وہ ہر طرح کی چھوٹی بڑی آزمائش سے محفوظ رہے اور اس دنیا میں اپنے آپ کو بیداغ رکھے۔

---

**مسیح ایمان دار کے لئے کیا ہے؟** ہر ایک شخص کو جو کسی نہ کسی گروہانی مصلح یا اوتار کا پیرو ہے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے ہادی سے اور اپنے ہادی کی کتاب سے دریافت کرے کہ وہ اس کے لئے کیا ہے؟ مسیح کی بابت جب ہم انجیل سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیرون کے لئے کیا ہے؟ تو ذیل کے جوابات ملتے ہیں:۔

۱۔ مسیح مصلوب نے زندگی اور راستبازی میں ایماندار کی جگہ لی ہے (اکرنتھ ۲: ۲ رومی ۶: ۱۰ سے ۱۱۔ ۲ کرنتھ ۵: ۲۱)

۲۔ زندہ مسیح چونکہ اُس نے ایمان دار دشمنوں کو شکست دے دی ہے ایک ابدی گواہ ہے کہ خدا ایماندار کے ساتھ اور اس کی طرف ہے (رومی ۸: ۳۴)

۳۔ مسیح مصعود نے ایماندار کا سارا تعلق اس دنیا سے قطع کر دیا اور آسمان سے ازسرنو نیا تعلق پیدا کر دیا (افس ۱: ۱۰ اعمال ۱: ۹ عبرانی ۴: ۱۴ کلسی ۳: ۳)

۴۔ جلال یافتہ مسیح ہر ایک گناہ اور شیطان کے الزامات کا الہی جواب ہے اور یہہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ ایمان دار روح القدس کے ذریعہ سے زندہ طور پر متحد ہے (اطرس ۱: ۲۱۔ اقرنتی ۲: ۱۲، ۱۴، ۱۲، ۱۳)۔

۵۔ خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوا مسیح اس آسمانی جلال میں باپ کی لاانتہا خوشی اور سرور ہے اور اُسی جگہ میری روح کو دائمی آرام باقی ہے (کلسی ۳: ۱ سے ۴ افس ۱: ۱۹ سے ۲۳)۔

۶۔ مسیح معتمد علیہ کے دل میں ایمان دار کا نام ہمیشہ موجود رہتا ہے اور اس کے قوت کے کاندھوں پر اس کا بھروسہ ہے تاکہ اس دنیا میں جہاں وہ رہ گیا تھا ایمان کے ذریعہ سے ظاہر ہو اور اس کا وکیل ٹھہرے (عبرانی ۷: ۲۴ سے ۲۶)۔

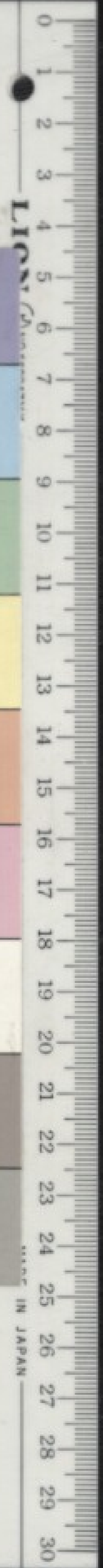
۷۔ آنے والا مسیح ایماندار کو طرفتہ العین میں اپنی آسمانی صورت اور شبیہہ میں تبدیل کر دیگا تاکہ ایمان دار خدا کے یوم الازل میں اُس کی الہی مرضی اور خوشنودی کا کامل اظہار ہو (فلپی ۳: ۲۰ سے ۲۱۔ ۲ کلسی ۳: ۴)

کیا کسی قوم کے روحانی ہادی کی یہہ حالت ہے! کیا وہ اپنے پیرووں اور مقلدین کے ساتھ ایسا سلوک اور برتاؤ کر سکتا ہے؟ کیا غیر مذاہب کے ایمان داروں کو ایسا یقین اور امید اپنے ہادیان دین سے ہے؟ کیا مسیح اور مسیحی ایمان دار کو ان ہادیوں اور اُن کے پیرووں پر سبقت اور فضیلت علی الترتیب نہیں ہے؟ ہر ایک شخص کو خواہ وہ کسی قوم یا ملت کا ہو ان باتوں پر غور کرنا اور ان کا مقابلہ اپنے ہادیوں اور اپنے آپ سے کرنا ضروری ہے۔

---

**انگلشمین** کہتا ہے کہ مسٹر سرینیدرو ناتھ بنرجی مسٹر کیر ہارڈی کو ایک نقرئی پیالہ بطور ہدیہ دیں گے جو ہندوستان کی دوستی کی یادگار سمجھا جائیگا کل لاگت ۷۰۰۰ روپے آئی ہے چار سناروں نے اسے کلکتہ میں بنایا ہے اس کے واسطے صندل کی ایک تپائی بنائی گئی ہے جب پیالہ ہدیہ کیا جائے گا تو ایک اہم رسم ادا ہوگی۔

---





# مُراسلات

## کون سی باتیں ایک آدمی کو مسیحی بناتی ہیں؟

**ایک مسیحی کے امتیاز کرنے کے لئے کون سا نشان ہے؟** کیا یہہ عقیدہ کہ خداوند یسوع مسیح نجات دہندہ ہے آیا بپتسمہ ہونا گرجے میں متواتر حاضر ہونا یا کہ مسیحی چال چلن کے اعمال؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسیح پر ایمان لانا ایک جلیبی بات ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ہندو یہودی اور محمدی مرزا ناصری کے سچے پیرو ہیں صداقت کہاں ہے؟ ایک مسیحی کے لئے کیا مخصوص ہے؟

**چال چلن۔** چال چلن وہ شئے ہے جو کہ ایک مسیحی کو ان لوگوں کو جو کہ اُس کے پاس رہتے ہیں دکھلانا چاہئے "تمہاری روشنی آدمیوں کے آگے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ سکیں اور تمہارے باپ کا جو کہ آسمان پر ہے جلال ظاہر کریں"۔ وہ آدمی جو کہ ایک خالص مسیحی چال چلن کی روشنی کو اُن پر جو کہ اس کے پاس رہتے ہیں نہیں گراتا مسیحی نہیں ہے اور نہ ہی وہ مسیحی کا اقراری ہو سکتا ہے۔ "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا بلکہ وہ جو میرے باپ کی مرضی کو جو کہ آسمان میں ہے پوری کرتا ہے"۔ یہہ مسیحیت کا انسانی پہلو ہے جو کہ مسیحی دیانت داری کے لئے نہایت بڑا اور ضروری ہے مگر اکثر اوقات یہہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ غیر مسیحیوں کی بہ نسبت اُن مسیحیوں کے جو کہ مسیح کا نام اپنے اوپر رکھتے زیادہ تعریف کرتے ہیں ہمارے اُستاد کی کسی اور طریقے میں اتنی بے عزتی نہیں ہوتی جتنی کہ ظاہرا اور نامی مسیحیوں کی بد چلنی سے ہوتی ہے مسیح نے اپنی اعلےٰ تعلیم اور اپنی زندگی و موت سے یہہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اُن تمام آدمیوں سے جو کہ اس کے پیرو ہیں راستی اور صداقت کو طلب کرتا ہے اس لئے وہ لوگ جو کہ اُس کے نام پر شرم کا دھبا لگاتے ہیں اُس کے سخت دشمن ہیں اس لئے صاف ظاہر ہے کہ چال چلن اُن جوہروں میں سے ایک جوہر ہے جو کہ ایک شخص کے مسیحی بننے کے لئے کام میں آتا ہے۔

**مسیحی چال چلن۔** لیکن مسیح اپنے پیروؤں سے استدعا کرتا ہے وہ اسی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ خاکساری و انکساری چاہتا ہے "میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں دل سے خاکسار اور حلیم ہوں"۔ یہہ ایک آدمی کے نیک بننے کے لئے کافی نہیں ہے جیسا کہ دنیا نیکوں کا اندازہ کرتی ہے لیکن یہہ نیکیاں ایک آدمی کو مسیحی نہیں بنا سکتی ہیں اُس کو وہ خاکساری رکھنی چاہئے جو کہ اُس کو اس بات کے لائق بناوے کہ وہ تکلیفوں اور ناانصافیوں کی خاموشی کے ساتھ برداشت کرے بلکہ وہ اُن کو معاف کرے جو کہ اُس کے خلاف ہیں اور اُن سے محبت کرنا سیکھے اس کو وہ حلیمی رکھنی چاہئے جو کہ اس کو گرے ہوؤں کی صحبت میں نیچے لے جائے اور اپنے آپ کو اُن کے واسطے دے دیوے یہہ وہ لیاقتیں ہیں جن کو تمام آدمی مسیحیوں میں تلاش کرتے ہیں وہ آدمی حق پر ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ مسیحی جو کہ ان نیکیوں کو ظاہر نہیں کرتے وہ حقیقت میں مسیحی نہیں ہیں۔

**دعا سے بھر پور زندگی۔** تاہم ہمکو فوراً اس نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہئے کہ صرف چال چلن ہی ایک چیز ہے جو کہ مسیحی ہونے کیلئے درکار ہے آؤ ہم اس پر زیادہ غور و فکر کریں وہ آدمی جس نے مسیح کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے یہہ خیال نہیں کریگا کہ وہ آدمی مسیح کا پیرو ہو سکتا ہے جو کہ دعا نہیں کرتا مسیح نے بہت سا وقت باپ کے ساتھ گفتگو کرنے میں خرچ کیا وہ دعا کے بغیر نہیں رہ سکا وہ تمام رات دعا میں گذارتا تھا اگرچہ دن کو وہ دوسرے کاروبار میں مشغول رہتا تھا وہ اپنے باپ کے ساتھ کلام کرنے کا ایسا آرزو مند تھا جیسا کہ وہ اپنی طاقت اور لوگوں کی مدد کے کام میں صرف کرتا تھا اس میں مذہب اور اخلاق پورے اتحاد کے ساتھ وابستہ تھے جو کہ ایک دوسرے کو منہدم نہیں کرتے بلکہ فروغ دیتے ہیں دو ستاروں کی طرح جو اپنی نزدیکی کے سبب سے ایک دوسرے کو زیادہ خوب صورت بناتے ہیں اس لئے ہم نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ مسیحی کا خاص معروف نشان اس کی اخلاقی چال چلن ہے اپنے آسمانی باپ کے ساتھ دعا و محبت میں مگن رہنا مسیحی زندگی کے لئے ایک خاص مرکز ہے کہ دیانت داری پاکیزگی و خاکساری میں بڑھتا جاوے۔

**اور کیا۔** لیکن اگر ان دونوں کو اکٹھا لیا جاوے یعنی مسیحی چال چلن اور دعائی زندگی جس کا انحصار آسمانی باپ پر ہے تو بھی ہم مسیحی راز کی اصلیت تک نہیں پہنچ سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے اکثر ناظرین میرے ساتھ اس بات پر متفق ہوں گے کہ ابھی اور بھی کوئی بات ہے کہ جس کی ضرورت ہے۔

بہت سے اہل یونیٹیرین بھی آج کل ان دو آسمانی صفتوں پر زور دیتے ہیں مگر حقیقی یونیٹیرین اور سچے مسیحی میں ایک خاص فرق رہتا ہے پولس اور یوحنا میں اخلاف کی ایک خاص علامت ہے جو کہ تمام آدمیوں کے اعتقاد سے اُن کو الگ کرتی ہے بیز سب سے کم درجے مسیحیوں میں بھی کوئی نہ کوئی نشان ہیں جن سے وہ اوروں سے الگ ہوتے ہیں یہہ نشان کیا ہیں؟ ہم اس اختلاف کی تعریف و تشریح نہیں کر سکتے صرف ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس کو تلاش کریں کہ یہ کیا ہے؟

**مسیح کی حضوری۔** یہہ مسیح کے ساتھ شخصی تعلق ہے مسیحی صرف اپنی زندگی میں مسیح کے مذہب و اخلاق کو دکھلانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک خاص رشتہ ہے جو اُس کو مسیح کے ساتھ وابستہ کرتا ہے یہی مسیحی مذہب

کا نقشہ ہے۔ یہی نشان ہے جو امریکہ و یورپ کے پریسبٹیرین اور ہند کے اتھیسٹ کو علیحدہ کرتا ہے وہ یسوع مسیح کو صرف بے حد محبت اور شکرگذاری کے ساتھ ہی نہیں دیکھتا بلکہ ایک شخصی شفیع کے طور پر نظر کرتا ہے وہ شخص سے اُس کے ساتھ بڑے نزدیکی بندھن سے ملا ہوا ہے مسیح مسیحی میں بود و باش کرتا ہے۔

**اس تعلق کی نسبت مسیح کہتا ہے** "اگر کوئی مجھے پیار کرتا ہے وہ میری باتوں پر عمل کرے گا اور میرا باپ اُس کو پیار کرے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ رہیں گے" اور پھر دیکھو میں زمانے کے آخر ہونے تک تمہارے ساتھ ہوں پولس رسول اس بات کا تجربہ کر کے کہتا ہے "کہ میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں تو بھی زندہ ہوں اور میں نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے" اور وہ چاہتا ہے کہ تمام دیگر مسیحی بھی ویسا ہی جلالی تجربہ کی نسبت کے ساتھ حاصل کریں وہ کہتا ہے کہ مسیح ایمان کے سبب سے تمہارے دلوں میں رہے یوحنا اس کی بابت کہتا ہے "اے چھوٹے بچو! تم اس میں رہو"

**مسیحی کا نشان**۔ مسیح کے ساتھ یہ شخصی اتحاد مسیحی کے لئے ایک ناممکن الخطا نشان ہے جو کہ ایمان پر دلالت کرتا ہے ایک آدمی کے دل میں مسیح کی حضوری بیش قیمت خوشی کبھی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اس بات کو محسوس نہ کرے کہ خداوند یسوع مسیح نجات دہندہ ہے اور اُن روحوں کے ساتھ جو کہ مسیح کو قبول کرتی ہیں ذاتی اتحاد نہ رکھے یہ ایمان ایک شخص کو اپنے آپ مسیحی نہیں بنا سکتا بہت سے لوگ ہیں جو کہ مسیح کو آسمانی نجات دہندہ قبول کرتے ہیں لیکن تو بھی اس کے تابع نہیں پس مسیح اُن میں نہیں رہ سکتا جیسا کہ ایک ڈاکٹر اس آدمی کو چنگا نہیں کر سکتا جو کہ ڈاکٹر کے ہنر کی تو بہت عزت کرتا ہے مگر اس کی دوائی نہیں لیتا لیکن جب ایک آدمی کا ایمان اُس کے دل کو کھولتا ہے تو مسیح اُس میں داخل ہوتا اور رہتا ہے اور مسیح کی حضوری مسیحی چال چلن اور خدا کے ساتھ رفاقت کی ذمہ دار رہتی ہے۔ کیونکہ اگر مسیح مجھ میں رہتا ہے تو یہ میرے لئے ناممکن ہے کہ میں ایک بُری زندگی بسر کروں مسیح مجھ میں ہو کر مجھے مجبور کرتا ہے نیک زندگی بسر کرنے کے لئے ورنہ وہ مجھے چھوڑ دے گا مسیح اور گناہ ایک جگہ نہیں رہ سکتے بلکہ ایک دوسرے کو خارج کرتا ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہوگا کہ میں اپنے خدا سے غافل ہوں اگر مسیح مجھ میں رہتا ہے میں بیٹے کا کس طرح دوست ہو سکتا ہوں جب کہ میں اُس کے باپ کی عزت و محبت سے انکار کرتا ہوں مسیح راستبازی کا چشمہ ہے اور مسیحی کے دل کے اندر خدا کی محبت کا حوض ہے وہ آدمی جس میں مسیح بود و باش کرتا ہے دوسروں کی مسیحی زندگی کے نشان دکھلاتا ہے وہ بپتسمہ کو قبول کرتا ہے اور مسیحی چرچ کا ایک مخفی ممبر بنتا ہے اور دوسروں کی نیکیوں کے لئے دکھ بھرتا ہے اور سب آدمیوں کو اپنا عقیدہ جو کہ یسوع مسیح نجات دہندہ پر ہے دکھلاتا ہے کیونکہ یہ چیزیں خداوند کی مرضی کے مطابق اس کے اندر ہیں اس طرح مسیح کی حضوری ایک مسیحی کے امتیاز کرنے کا نشان ہے اور یہی ہے جو کہ ایک آدمی کو مسیحی بناتی ہیں اس کے بغیر دیگر نیک آدمی بھی ہیں لیکن وہ مسیحی نہیں ہیں مسیحی وہی آدمی ہے جس میں مسیح رہتا ہے۔

**مسیح پر خیال** اب مسیح کی زمینی زندگی پر خیال کرو جو کہ اُس نے اس دنیا میں بسر کی۔ یاد کرو کہ اُس نے اندھوں کو آنکھیں دیں بھوکوں کو کھلایا لنگڑوں کو چلنے کی قوت بخشی۔ تپ زدوں کو صحت دی اور کوڑھیوں کو پاک و صاف کیا مرد و زن اور بچے پر اس کی مہربانی دیکھو اُس نے چھوٹے بچوں کو اپنی گود میں لیا اور اُنہیں برکت دی اس کے ساتھ ہیکل میں جاؤ اور دیکھو اُس نے اُن سب کو جو کہ اس کے باپ کے گھر کو ناپاک کرتے تھے وہاں سے نکال دیا پھر اُس کے ساتھ کوہ زیتون پر جاؤ اور دیکھو کہ وہ گہری محبت اور رنج میں اُس شہر پر جس نے رد کیا روتا ہے اسی حاکم کی کچہری میں اُس کے پاس کھڑے ہو اور دیکھو کہ وہ کیسا خاموش ہے حالانکہ اُس کے دشمن اُس کے برخلاف جھوٹی شہادتیں دے رہے ہیں ہماری خطائیں اتنی بڑی ہیں کہ وہ ہمارا قائم مقام ہو کر بے گناہ ہونے کی جرات نہیں کرتا پھر اُس کے پیچھے صلیب تک جاؤ اور جب کہ سپاہی اُس کے پاؤں اور ہاتھوں میں میخیں ٹھوک رہے ہیں اس کی دعا سنو "باپ انہیں بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں"

**اپنے دلوں میں مسیح کا قیاس کرو**۔ بھائیو! کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ تمہاری زندگیوں میں تمہارے واسطے کوئی چیز زیادہ تکلیف دہ ہے بہ نسبت اس کے کہ مسیح تمہارے اندر ہے اس پر ابھی غور کرو کہ صداقت شرافت زندگی۔ خود انکاری کی روح تمہارے اندر مضبوط طور سے موجود ہے اور مسیح گناہ کے برخلاف تمہاری حفاظت تسلی اور مدد کرنے کے واسطے تمہارا رفیق ہے کیا تم اُسے اپنی بُری عادتوں کے برخلاف لڑنے کے لئے سخت پاتے ہو؟ کیا تم زیادہ دلیری کے ساتھ نہیں لڑو گے اگر مسیح تمہارے پاس ہے؟ بُرے خیالات تمہارے دلوں کو چرا لیتے ہیں اور تمہاری مرضیوں کو چھین لیتے ہیں کیا اُن کو دلوں میں سے نکالنا آسان نہیں ہوگا اگر مسیح تمہارے دلوں میں ہے؟ بھائیو مسیح کی حضوری نجات کا بھید ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ فقط وہی برحق ہے۔

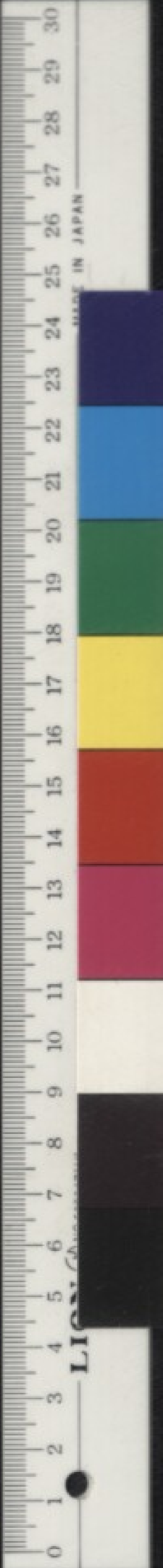
خاکسار جارج ملٹن نائب لودیانوی
مشن کمپونڈ لودیانہ

---

## روحانی گواہ

نمبر ۵

افسوس کہ اب میری مخالفت اور آزمائش کا وقت آگیا پہلے شیطان نے میری مخالفت کی اُس نے ہر طرح سے مجھے اس بات پر قائل کرنا چاہا کہ جو کچھ



تیرا خیال سیالکوٹ کی بابت ہے وہ صرف خیال ہی خیال ہے۔

نہ تو نے کوئی فرشتے دیکھے ہیں اور نہ ہی کوئی آواز سُنی ہے یہہ سب صرف خیالی باتیں ہیں حقیقتاً کچھ نہیں ہوا۔

وہ ہفتوں تک میرے پیچھے پڑا رہا اور سب باتوں کا تو جواب مجھے دے سکے لیکن جب میں نے اُس روشنی کی بابت بیان کیا کہ وہ روشنی کیا تھی جو میں نے سیالکوٹ میں دیکھی تھی اگر یہہ صرف خیالی بات تھی تو میں نے روشنی کس طرح سے دیکھ لی۔

کیونکہ میں نے اُس روشنی کی بابت نہ کبھی کسی سے سنا نہ پڑھا نہ دیکھا اس بات سے وہ میرے اُوپر غالباً نہ ہو سکا۔

ایک رات میں ٹوبہ ٹیک سنگہ میں سویا ہوا تھا کہ رات کو مجھے شیطان نے اَڑا ایسا مارا کہ میں سچ مچ جاگ اُٹھا اور بھائی سیدو کو میں نے جگایا اور اس سے بیان کیا۔

دوسری مخالفت میری انسانوں کی طرف سے ہوئی۔

کس کس نے کیا کیا مخالفت میرے ساتھ کی اس کا ذکر میں نہیں کروں گا پر اتنا کہتا ہوں کہ جن کو چاہئے تھا کہ میری تبدیلی سے خوش ہوتے بجائے اس کے کہ خوش ہوتے اور خدا کے شکر گذار ہوتے کہ خدا نے ایک شخص کی زندگی کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اُنہوں نے میری مخالفت شروع کی۔

اب میں بہت گھبر گیا اور میں ان باتوں کی سوچ میں تھا۔

۱. آیا مشن کی نوکری چھوڑ دوں یا ؟

۲. اس علاقہ سے تبدیلی کرالوں اور یا ؟

۳. ایک سال کی رخصت لے لوں

ٹھین آباد میں کوٹھی کا چھوٹا کمرہ جو ہے ایک روز دوپہر کے وقت میں وہاں بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ دو بھی بھائی تھے منشی گنڈمل اور بھائی حاکم شاہ میں اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا کہ میں نے دفعتاً آسمان میں ایک روشنی دیکھی۔

دن کے دو بجے ہونگے ایسی صفائی سے وہ روشنی میں نے دیکھی وہ شکل سے ۲-۳ سیکنڈ تک رہی ہوگی اوپر سے نیچے تک آئی میں نے اس وقت اُن دونوں بھائیوں سے ذکر کیا۔

سیالکوٹ سے آنے کے بعد یہہ پہلا آسمانی نشان تھا جو مجھ کو نظر آیا۔

اِس روشنی کا کیا مطلب تھا یہہ مجھے معلوم نہیں جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے یہی سوچا کہ خداوند یہہ دکھلانا چاہتا ہے کہ مت ڈر میں تیرے ساتھ ہونگا۔

اس روشنی کے باعث اور خداوند مسیح کے اس فرمان کے مطابق جو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا کہ میں نے دشمن کی ساری طاقت پر تمہیں اختیار دیا ہے لوقا ۱۰: ۱۹ میری بڑی تسلی ہوگئی اور میری وہ گھبراہٹ جاتی رہی۔

ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک بڑا عجیب واقع ہوا پادری بولٹن صاحب اور میں گوجرہ سے ریل پر سوار ہوئے اور ہم ٹوبہ ٹیک سنگہ کو چلے ہی تھے۔

اتنے میں مسٹر تھا سنگہ جو جموں سے آرہے تھے ہمارے ساتھ اس گاڑی میں آبیٹھے۔

مسٹر تھا سنگہ نے پادری بولٹن صاحب سے ذکر کیا کہ آسام میں جن لوگوں نے خدا کی روح کو پایا ہے وہ اپنا پورانا قرضہ ادا کر رہے ہیں۔

خداوند نے مجھے کہا کہ یہہ آواز تیرے لئے ہے میں نے کہا کہ اے خداوند میں تیری آواز کو سنونگا۔

تیسرے روز میں ٹھین آباد میں تھا پادری احسان اللہ صاحب بھی وہاں موجود تھے میں نے اُن سے بھی ذکر نہ کیا بلکہ کوٹھی کے چھوٹے کمرہ میں جا بیٹھا اور وہاں میں نے خداوند سے عرض کی کہ اے خداوند فرما کہ میں حاضر ہوں جو کچھ تیرا حکم ہو بجالاؤں گا بڑی عجیب بات یہہ ہے کہ روپیہ کی محبت جو میری ذات میں تھی اور جو باپ دادوں سے چلی آتی تھی یکدم مجھ سے ہٹ گئی خداوند میرے سامنے پورانا قرضہ لاتا گیا۔

سب سے پہلے ایک روپیہ کی رقم میرے سامنے لایا جو میں نے بے ایمانی سے کسی کا لیا ہوا تھا وہ میں نے اُسی وقت بھیجدیا۔

پھر ایک شخص کے عـ۱۰ دینے تھے جو ۴ سال کے تھے وہ شخص گذر گیا ہوا تھا وہ میں نے اُس کی بیوی کو ادا کئے۔

ایک اور جگہ کے مجھے عـ۲ معلوم ہوئے جو ۲۳ سال کے تھے وہ ادا کئے اسی طرح سے عـ ۳۲/۱۰ اور للعہ ۳۲/۱۰ وغیرہ وغیرہ۔

غرض ۳ دفعہ میرے سامنے بڑے بڑے واقعات لائے گئے بعد ازاں جوں جوں میرے سامنے واقعات آتے رہے میں اُن کو صاف کرتا گیا یہاں تک کے دس مہینوں کے عرصہ میں میں نے کوئی چہار سو روپیہ ادا کیا ہوگا۔

جن شخصوں کا میں نے ادا کیا ۸ شخص اُن میں سے گزر چکے ہوئے تھے۔

دو باتیں بڑی عجیب ہیں :-

**اول** یہہ کہ جن لوگوں کا میں نے ۲۰-۲۵ یا ۳۰ سال کا ادا کیا میرے پاس یا اُن کے پاس نہ کوئی تحریر نہ ہی کوئی یادداشت تھی۔

**دوئم** - میرے اندر سے روپیہ کی محبت کا ہٹ جانا یہہ ایک بڑا ہی عجیب معجزہ ہے۔

باپ دادوں سے روپیہ کی محبت چلی آتی تھی اور جب میں نے اپنی زندگی میں کام شروع کیا

تھا تو وہ کام بھی روپیہ کمانے کا میرے سپرد ہوا تھا میں خدا کے کلام سے زیادہ بیوی اور بال بچوں سے زیادہ روپیہ کی محبت رکھتا تھا

آج خدا کی قدرت کو دیکھئے کہ ہم سال کی دولت سے ناجائز محبت صرف ایک ادا سے دور ہو گئی۔

جو کوئی میری اس تحریر کو پڑھے گا تعجب نہیں کہ یہہ خیال کرے کہ میں ایک پاگل ہوں۔ بھائیو میں پاگل نہیں ہوں کیا یہہ تحریریں پاگل کی ہیں یہہ خداوند کی روح کا کام ہے جس نے مجھے صاف کیا ہے اگر اب لوگ بھی اپنے آپ کو خداوند کے حوالہ کریں گے اور خدا کو اپنی زندگی میں کام کرنے دیں گے تو وہ آپ کو مجھ سے زیادہ نزدیک کریگا اور مجھ سے بہت زیادہ برکت دیگا۔

موقع نہیں کہ میں ہر ایک واقعہ کی تفصیل لکھوں خدا نہ جب آپ کی زندگی میں کام کرے گا تو آپ خداوند کی عجیب عجیب قدرتوں کو دیکھیں گے۔ باقی آئندہ۔

وارث الدین

گوجرہ ضلع لائل پور پنجاب ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

---

## صلیب کے ذریعہ فضل

میں خیال کرتا ہوں کہ آپ صاحبان نے بہت دفعہ یوحنا کی انجیل کے باب اوّل آیت ۱۷ پر غور کیا ہوگا "شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح سے پہنچی"۔ کیا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے یہہ آیت ہماری مقدس کتاب میں جب کہ ہم پہلی دفعہ اس کو پڑھتے ہیں ایک اجنبی معلوم ہوتی ہے۔

ہم اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ فضل شریعت کے نزدیک تعرض میں ہے لیکن کیا سچائی اور شریعت کے درمیان بھی ایسا ہی تعرض ہے جیسا کہ فضل اور شریعت کے درمیان؟ روشنی سچائی کے پہلوؤں کی طرف نہیں ہے بلکہ اس کا عکس مخالف طرف بھی ہے سچائی کے معنے اصالت کے ہیں اور یہی فضل کا نقش ہے دوسری طرف شریعت کا نقش ہے جو کہ ان نئے دنیقوں کی اصالتوں کا پیش خیمہ ہے۔

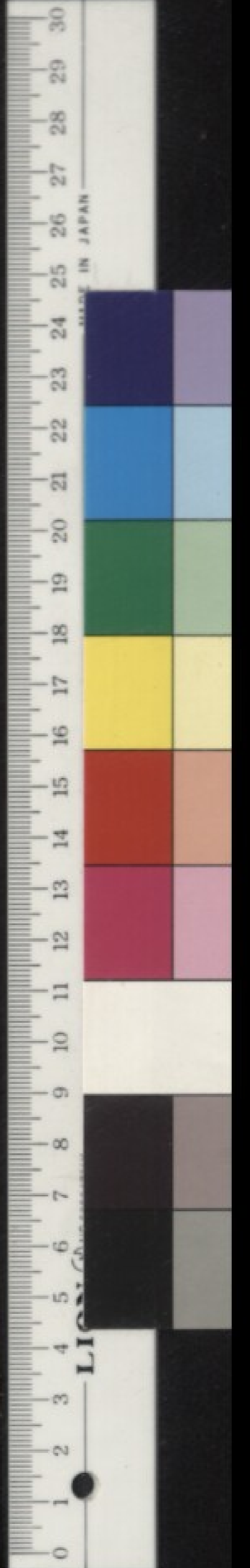
پرانا وثیقہ پوری اصالت تک نہیں پہنچ سکا کیونکہ یہہ ناممکن تھا۔ شریعت جو کہ خدا کی مرضی کا مکاشفہ ہے گنہگار آدمی کو خدا کے پاس نہیں لاسکتی۔ خدا کی مرضی کا مکاشفہ بذاتہٖ جسم کے تناقص کو ابھارتا ہے اور گناہ کو زیادہ قبیح دکھلاتا ہے لیکن آخرکار گناہ پر پورے طور سے غالب نہیں آسکتا کیونکہ یہہ ناممکن ہے شریعت خدا نے اپنی ذات کا پاک اور قیمتی اظہار گنہگار کو دیا ہے کیونکہ جس لحظ تم خدا سے جدا ہو گئے تو تم گنہگار ہو گئے تیرے ہمیشہ کے لئے پاکیزگی۔ زندگی اور اصالت کو کھو دیا ہے اور خدا سے علیحدہ ہو کر تم کو زندگی اور اصالت کے معنوں کا بھی حقیقی قیاس نہیں ہو سکتا ہے۔

پرانا عہدنامہ بالکل ناکام نہیں تھا بلکہ نئے عہدنامے کی تیاری کے لئے یہہ خداوند کی طرف سے دیا گیا تھا شریعت خداوند نے موسیٰ کی معرفت دی لیکن فضل اور سچائی یسوع مسیح سے پہنچی۔ موسیٰ کے بعد پرانے عہدنامے کے دو وکیل یعنی یوحنا بپتسمہ دینے والا اور ایلیاہ ظاہر ہوئے لیکن یہہ دونوں اپنی زندگی کے سنجیدہ موقعوں پر ثابت قدم نہ رہ سکے۔ ایلیاہ جو کہ تمام لوگوں کے خلاف اخی ء کے وقت میں ایمانداری سے خدا پر توکل ہوا لیکن دوزخ کی نشانی ایزبل کے مقابلے میں گر گیا خدا کے نہایت پیاروں میں سے کوئی نبی بھی جن کا ذکر پرانے عہدنامے میں ہوا ہے گناہ کے مقابلے میں ثابت قدم نہ رہ سکے یہ فتح صرف برّے کے خون کے وسیلہ ہو سکتی ہے۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا جو کہ مسیح کا خوبصورت پیش خیمہ تھا اور یوحنا کی انجیل میں یوحنا رسول کے ساتھ ساتھ معلوم ہوتا ہے اُس پاک جلال کو دیکھ کر آپ کو گھٹاتا اور یسوع کو بڑھاتا ہے آزمائش میں کامل نہ نکلا حالانکہ اس نے مسیح کے بہت بڑے بڑے کام ہوتے سُنے اور جس کے لئے اُس نے ہر ایک چیز کو چھوڑا تھا تاہم قیدخانہ میں شک سے پوچھتا ہے کہ آیا تو وہ ہے یا ہم کسی دوسرے کی راہ تکیں اور آخری پیغام جو کہ یسوع مسیح نے اُس کو قیدخانہ میں بھیجا یہ تھا "مبارک وہ جو مجھ سے ٹھوکر نہ کھاوے جس کے نتیجے میں ٹھیس لگانیوالا پتھر نہیں ہوتا"

پرانا عہدنامہ اُس جلالی حالت کو ظاہر نہیں کرتا اُس جلال میں خدا کے کسی کام سے جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے فرق نہیں آتا اور نہ اُن طریقوں اور تجربوں میں جانے سے کہ جن کو ہم سمجھ نہیں سکتے فرق آسکتا ہے پرانا عہدنامہ لوگوں کو ایسی جگہ نہیں لاسکتا جہاں کہ وہ خدا کے بالمقابل کھڑے ہوں جس طرح کے نیا عہدنامہ لوگوں کو پاک روح کے بپتسمہ سے خدا کے طریقے اور تدبیریں برداشت کرنا اور کام میں لانا سکھلاتا ہے جن کا بیان اُن کے ہونے والے موقعوں پر ہو نہیں سکتا۔

یہہ ایک نیا جلال ہے یہہ پرانے عہدنامے کا فضل ہے جو کہ پر رونق ہے یہہ بیٹے ہونے کی اصالت ہے یہہ بیٹے کا وہ درجہ ہے جو باپ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یہہ خدا کی وہ عبادت ہے جس کا افق ہمارے افق سے بہت لامحدود ہے اور ہم اپنی روحانی عمر کے کسی منزل پر کیوں نہ پہنچیں خدا کا افق اور اُس کا کلام اور اُس کے خیالات ہم سے ایسے بلند و بالا ہیں جیسا کہ آسمان زمین سے بلند ہے یہہ ہمارا ذاتی اور ملکی ہوائی کرہ ہے جہانکہ دوسرے اپنے طریقوں میں جن پر وہ چلتے ہیں گھبرا جاتے ہیں جس جگہ کہ ایلیاہ اور یوحنا اصطباغی شک میں پڑ گئے نئے عہد کا حقیقی فرزند خدا سے پیدا ہوا ہوا اور یسوع مسیح کے تخم سے پیدا ہوا ہوا یعنی



مصلوب کے تخم سے زمانے کی اُسی حد تک پہنچتا ہے جیسا کہ اُستاد نے پطرس سے کہا جب تو بوڑھا ہو جائیگا دوسرا تیری کمر باندھیگا اور تجھے وہاں لے جائیگا جہاں تو نہ چاہیگا اور جب وقت آیا تو پنتکوست کے دن اُس کو ہدایت ہوئی۔

دوستو! تم کس عہد کے ہو؟ کیا تم پرانے عہد کے فرزند ہو جس میں بڑا تند جلال ہے لیکن اس وقت جبکہ نئے عہد کے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے یا کیا تم فضل کے فرزند ہو یا نئے عہد کے جلال کے فرزند ہو جو کہ خداوند یسوع مسیح کی صلیب سے ظاہر ہوا ہے؟ کیا تم ایک نئی دنیا و نئی بادشاہت میں خداوند کی روح سے پیدا ہوگئے ہو جس کو ہمارے پرانے بھائیوں یعنی پرانے عہد کے نبیوں نے جبکہ وہ خدا سے کوہ سینا کی چوٹی پر ہوے اپنی زندگیوں کے جلالی اور پاک لمحوں میں دور ہی سے دیکھا لیکن وہ اس بادشاہت میں پورے طور سے کبھی داخل نہیں ہو سکے کیونکہ فضل کی نئی دنیا کی راہ خداوند یسوع مسیح کے خون سے نکلی فضل صلیب کے ذریعہ اس دنیا میں آیا۔ تم خدا کی بابت ایک خیال فہمیدہ اورک رکھتے ہو لیکن تم خدا کو کبھی نہیں جان سکتے کیونکہ وہ اتنی دور ہے جیسا کہ بیٹا جو کہ باپ کی گود سے آیا وہ اپنے باپ کا جلال اپنے نئے عہد کے لوگوں پر اپنی روح کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے اور خدا کی محبت کا اظہار کرتا ہے وہ بلند جلال جہاں تک میں سمجھتا ہوں محبت ہے۔ خدا محبت ہے۔ اور وہ انسان کی تمام زندگی کو ایک نئی روشنی میں لاتا ہے وہ تم کو خدا کے فضل کی روشنی کے نیچے لاتا ہے اور تم اس کے پانے کے لایق بنتے ہو جیسا کہ جرمنی ترجمے میں ہے تم فضل کو لیتے ہو ہر ایک برکت جو خدا سے ہمیں ملی ہے ہم اس کو خدا کے واسطے بانٹیں نہ کہ ہم اپنی خوشیوں کے واسطے استعمال کریں اور فضل ہم کو خدا کی خدمت کرنے کے واسطے ملا ہے فضل کا ہر ایک کام جو تم خدا کے واسطے کرتے ہو میرے اور تمہارے دل میں نئے فضل کے لئے گھر بناتا ہے میں فضل کی ضرورت آسمانی خزانے سے باہر ہیں سے باہر اور مسیح سے علیحدہ کسی شکل آزمائش میں نہیں دے سکتا میری تمام ترقی فضل سے ہے اور اسی فضل سے میں ناتمام دنیا کی طرف آگے کو بڑھتا ہوں فضل پر فضل جب ایک فضل مل چکا تو دوسرا فضل اسی پر بڑھتا ہے اور دنیا کی انتہا تک بڑھتا رہتا ہے فضل کبھی ہم کو (مت ڈرو) دلیر نہیں بناتا بلکہ جھوٹا بناتا ہے ایک فضل دوسرے فضل کو کھینچتا ہے اور اسی طریقے میں ہم فضل کو جتنا زیادہ لیتے ہیں اتنا ہی کم ہم فضل کے بغیر چلتے پھرتے دم لیتے زندگی بسر کرتے اور رفتار گفتار کرتے ہیں اور اُسی کمی کے اندازے پر ہم اپنے جوشوں خیالات اور خوشی و دلیری کے اور بھروسا رکھنے کو ترغیب دئیے جاتے ہیں ہم تھوڑا اور تھوڑا نہ صرف مشکل طریقوں میں بلکہ آسان طریقوں میں بھی گھٹتے جاتے ہیں جبکہ ہم خدا پر کلیہ بھروسا کرتے ہیں اور ہم اپنی بہتر اغراض اور بہتر رشتوں پر شبہ کرتے ہیں جو کہ ہمارے واسطے ٹھوکر کا باعث بنتے ہیں یہہ ٹھیک وہ رستے ہیں جن میں دشمن ہم کو اپنے نزدیک کرلیتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے اوپر اعتبار کرنے اور ہر ایک بات میں فضل کی حفاظت کی ضرورت کو چھوڑ دیا ہے۔

یوحنا رسول نے اپنی جلالی انجیل اپنی عمر کے آخری حصہ میں لکھی ہے یہہ وہ آدمی ہے جو کہ نئے وثیقہ میں پنتکوست کے ذریعہ صلیب کی بنیاد پر نئے طور سے پیدا ہوا تھا اور بہ نسبت دیگر رسولوں کے مسیح کا زیادہ نزدیکی تھا یہہ وہ رسول ہے جس کو استاد نے پیار کیا اور جس کے ذریعہ مسیح کا بلند مکاشفہ ہم تک پہنچا لیکن نہ وہ اور نہ کوئی رسولوں میں سے (نہ یوحنا اصطباغی) صلیب کے معنوں کے نیچے کھڑا رہا اور مسیح نے تنہا صلیب کے ذریعہ قبر کے نیچے تکلیف اٹھائی اور پھر جی اٹھنے کے بعد قبر پر غالب ہوا مسیح کی آخری تعلیم جو کہ اس نے اپنے رسولوں کو دی ایک کا جی اٹھنا تھا اور تب اُس نے عروج کیا اور روح القدس کا نزول نئے وثیقہ کو ہمیشہ تیار کرنے کے لئے ہوا اور وہی روح القدس ہے جو کہ مسیح کو ظاہر کرتی ہے اور ہم کو فضل پر فضل کے لینے کے لائق بناتی ہے اور بے حد فضل تک پہنچاتی جاتی ہے۔

اب اے بھائیو! فضل پر فضل لینے کے لئے ہمارے واسطے کیا شرط ہے ترقی کی شرطیں ہماری ناکامیابی کا باعث ہیں اور ہماری ضروریات و تنگدستی و خدا کو خوش کرنے کی نالیاقتی ہمارا قنوطی ہمارا خدا کے حضور میں کھڑا ہونا اور ہماری کوہ سینا کی مکاشفات اور خدا کے برخلاف ہماری بغاوت ہیں اور ہماری موجودہ حالت میں خدا کو خوش کرنے خدا سے محبت رکھنے اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کرنے اور وہ کام کرنا جو وہ چاہتا ہے ہمارے لئے مشکل ہے لیکن فضل درمیان میں آتا ہے اور فضل کے ذریعہ سے ہم وہ تمام کام کر سکتے ہیں جن سے خدا خوش ہو سکتا ہے جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں اس کی بھرپوری سے ہم فضل پر فضل پاتے ہیں اور جہاں تک ہم اپنا دل خدا کو دیتے اور اس سے محبت کرتے ہیں وہیں تک ہم اپنے تجربے میں جو کہ ہماری روزانہ زندگی میں ہوتا ہے خواہ تکلیفات یا مصیبتیں ہوں فضل سب کے لئے کافی ہوتا ہے ہم خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی پھر کوشش نہیں کرتے ہم اپنے دل کے ساتھ پھر جنگ و جدل نہیں کرتے جو کچھ معلومات ہم اپنی باطنی و ظاہر زندگی میں کرتے ہیں یہہ سب کچھ خدا کے فضل کی نئی نزدیکی کا ایک سٹارٹنگ پوئنٹ ہوتا ہے۔

ایک بزرگ یونانی فلاسفر کہتا ہے کہ اپنے آپ کو جاننا ہی نہایت اعلےٰ درجے کا سائنس ہے لیکن یہہ نئے عہدنامے کا سائنس نہیں ہے۔ نئے عہدنامے کا سائنس خود انکاری ہے جو کہ اپنے آپ کی پہچان سے قطع تعلق کرتا ہے تم جانتے ہو کہ پطرس نے کس طرح انکار کیا جبکہ اُس نے کہا کہ میں یسوع مرد کو نہیں جانتا میں اس سے کچھ سروکار نہیں رکھتا فضل کے ذریعہ میں اپنی خودی کی واقفیت سے انکار کرتا ہوں میں اپنی خودی کو چھوڑ دیتا اور اس سے قطع تعلق کرتا ہوں میں اس بہتر بات کو جاننا

ہوں جو کہ میں ہوں بہ نسبت اُس کے جو میری خودی ہے
پطرس نے کہا میں اس مرد کو نہیں جانتا میں بھی اپنی خودی
کے لحاظ سے کہتا ہوں کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا لیکن
میں صلیب کی پناہ اور بجائے اپنی خودی کے علم کے اُس کی
مصیبتوں میں مسیح کا رفیق ہوں یہہ فضل ہے کہ زندہ مسیح کے
ذریعہ ہم خدا میں اپنے پرانی انسانیت سے باہر رہتے ہیں
ہماری بہتر خودی مسیح پاک ہے جس میں ہر ایک انسانیت
اپنے بہتر وجود کو پاتی ہے اس کی سچی دلیل یہ ہے یہہ اس میں
ہے کہ جب خدا نے ہم کو بنایا تو اس بات کو ٹھہرایا اور ہمارے
سرکش ہونے کے وقت سے پہلے ہی یسوع مسیح میں مقرر
کیا یہہ فضل ہے یہہ نیا عالم ہے فضل ہم کو بڑی انسانیت
سے رہا کرتا ہے اور زندہ مسیح کے ساتھ وابستہ کرتا ہے۔

یہہ باتیں مبالغہ نہیں ہیں بلکہ وہ ہیں جن کو پولوس نے
جانا اور اُس سے میں نے سیکھا ہے میں جیتا ہوں تو بھی
میں نہیں بلکہ مسیح مجھ میں جیتا ہے اور وہ زندگی جو میں اسی
جسم میں بسر کرتا ہوں (گنہگار جسم میں نہیں بلکہ اس خاکی جسم
سے میرا مطلب ہے) زندہ مسیح اور زندہ خدا کے ساتھ
بسر کرتا ہوں یہہ ایمان کی زندگی (فضل ہے یہہ نئی زندگی
بافضل پرفضل مسیح مصلوب کے ساتھ گہرا رشتہ یا تعلق
ہے یہہ مسیح کے اس لحاظ سے جبکہ اس نے صلیب کے
دکھ کو سہا اور اس فہمیدگی سے اپنے آپ کو ہمارے بدلے
صلیب پر قربان کیا وہ حقیقی آدمی تھا اور یہہ حقیقی سمجھ
ہے جبکہ تم ایمان سے زندہ اور تمہاری سچی زندگی اُس
میں ہے نہ کہ خود تم میں اور تم ہر روز مسیح میں خفیہ پناہ
برخلاف اپنی بُری خودی کو آلودگی کے صلیب کے سایئے
کے نیچے اور اس کے فضل کے نیچے پاتے ہو جسم کے اس
پر از میلان سے اس میں پناہ جو کبھی ٹھہرتا معلوم نہیں ہوتا
تاوقتیکہ دوسرا ایک میلان نہ ہو جو صلیب سے اور اس
تخت سے نکلا ہے جو دوسرے کی نسبت زیادہ طاقت
ور ہے جس سے ہم نئے عہد کی شریعت کے نیچے آجاتے

ہیں جو زندگی کی شرع ہے اور نیز خدا کے فضل کے نیچے
جو کہ موسیٰ کی شریعت کے برخلاف ہے +

اے عزیز بھائیو اور بہنو!! اس بات کا یقین کرو کہ
وہی باتیں جو کل تم کو تکلیف دہ تھیں اور تمہارے لئے آزمایش
کا باعث اور سدراہ تھیں خدا کے ہاتھ اور یسوع مسیح میں
فضل کا وسیلہ بنیں جو کہ اُس کے خزانہ لاانتہا سے بافراط
نکلیں جو تمہارے خالی ہونے اور تمہاری ناقابلیت اور
بیکاری کو خوب جانتا ہے یہہ سب کچھ فضل پرفضل کے
سبب سے ہوا +

اب میں تم سے کہتا ہوں کہ اس نئے عہدنامے اور
اس نئے قول و قرار کی دہلیز ہی پر نہ ٹھہرے رہو اس بات
پر مطمئن نہ ہو کہ تمہارے گناہ دہو ئے گئے گناہ پر غلبہ
حاصل کرنے کی طبیعت کے بغیر اور تامل افسوس خودغرضی
کے طریقے پر صابر نہ رہو کہ تم فرد غضب اور سزا سے بچ
گئے ہیں خیال کہ تم خدا کے فرزند ہونے کا درجہ پا چکے
تم ابھی تک پرخوف ہوا وہوس کے عالموں میں جو دنیا
میں ہیں آوارہ گردی کر رہے ہو جیسا کہ ہم ذکر کرتے ہیں
اگر تم موت کے ہراس اور عاجز ہونے کے خوف سے نہیں
بچے ہو اور ابھی تک دنیا کی عیش و عشرت کا خیال کرتے
ہو تو تم نے ابھی تک صلیب کو نہیں سمجھا ہے تم دو دنیاوں
میں لٹک رہے ہو تم خدا کے فرزند تو بن گئے لیکن خدا کے
فضل کے خزانوں کو نہیں جانتے اور روزمرہ کی زندگی
کے رازوں سے واقف نہیں ہو جو نئی بلاہٹوں نئی
ضرورتوں نئی تکلیفات نئی آزمائشوں میں جو زندگی کے
دور میں۔ ہوتے ہیں۔ فضل پرفضل لئے جاؤ۔ تم ڈر گئے
ہو یا پچھلی باتوں میں پھنس گئے اور دنیاوی نفس و نفسانی
زندگی میں اُلجھ گئے ہو اور اس بات کو بھول گئے ہو کہ تم
نادیدنی دنیا کے لوگ ہو اور آسمان کھلا ہوا ہے اور
آسمانی افق صرف اس لئے تاریک نظر آتا ہے کہ تم دوسرے
کی طرف اپنی پیٹھ کرو اور فضل کی دنیا کی طرف چہرہ۔

وہ آدمی تم یوحنا رسول سے سنیں جو کہ مسیح کے سینے پر
جب کہ وہ دنیا میں تھا جھکتا تھا اور پیشتر اس کے اس
انجیل کے دیباچہ پر جس کا مضمون فضل پرفضل ہے دل لگا دیا
کوئی دن نہ گذرے کہ جس کی شام کو تم نے خدا کی عبادت
نہ کی ہو اور تم فضل پرفضل لینے کے لئے لایق۔ بلائے
ہوئے قسم خوردہ اور الٰہی ضرورت سے مجبور شدہ نہ ہوں
اور اس طرح آئیندہ زندگی میں ایک نیا دل۔ نئی زندگی نئی
روشنی اور نیا فضل پاتے چلے جاؤ +

اور اسی طرح قدرے بہ قدرے کھلے آسمان کے
نیچے اور روشنی میں بڑھتے چلے جاؤ۔ جب تک کہ ہم آسمانی
بلاہٹ سے مسافروں اور ہمیشوں کے ساتھ آسمانی
جگہوں میں بیٹھیں اور عالم بالا کی قوت سے ہر ایک چیز پر
حکومت کرنے کا درجہ حاصل کریں جو کل تمہارے اوپر
حکومت کر رہے اور تم کو روک رہے تھے اب ہم یسوع
مسیح بادشاہ کے ساتھ فاتح لوگ ہیں یسوع مسیح
میں پوشیدہ اُس کے جلال کو ظاہر کرتے ہوئے نئے عہد
اور سچائی کی حقیقت کو کھولتے ہوئے پھر اب سایہ نہ
رہا سایہ شریعت ہے فضل حقیقت ہے اور یہ حقیقت
کا ایک شمہ نہیں بلکہ فضل پرفضل دن بہ دن حقیقتوں
کا انکشاف ہوتا چلا جاتا ہے جب تک کہ پچھلی صبح نمودار
ہوگی جس میں شام نہ ہوگی جب تک کہ وہ ہم کو بلند مقام
پر بلانے کے لئے نہ آوے جہاں کہ وہ اپنوں کے لئے
اب تیار کرنے کو گیا ہوا ہے اس عالم میں جو کہ لازوال
زندگی کا مالک ہے +

خاکسار احقر العباد جارج جلسٹن نائب لودیانوی
مشن کمپونڈ لودیانہ

اس بانکپن پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

جناب سالک صاحب۔ میری کسلی چٹھی کا



جواب جو آنجناب نے تحریر فرمایا ہے۔ میری نظر سے گذرا افسوس کہ آپ چھوٹے ہتھیاروں پر اوتر آئے جو سمیت سے بعید ہے۔ خیر۔

ہرچہ از دوست میرسد نیکوست

کسی تیلی نے جاٹ کو کہا تھا جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ۔ جاٹ نے کہا تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو کسی دل لگی باز نے ٹوکا کہ قافیہ تو ملا نہیں جاٹ نے کہا کہ بلا سے قافیہ ملے یا نہ ملے بوجھ تلے تو مرے گا۔ وہی مثل اس جگہ ہوئی آپ کی بلا جانے میں نے کیا لکھا تھا اور میرے نوٹ کا مطلب یا تھا آپ نے دل میں سمجھا کہ دس منٹ پڑھنے میں اور دس منٹ جواب دینے میں تو صرف کرے گا نورافشاں کے چار کالم علیحدہ پُر ہو جائیں گے ہمارا نام روشن ہو جائیگا کہ سالک صاحب نے آخر کچھ لکھا ہی کہا۔

سالک صاحب سالک اس کو کہتے ہیں جو تقرب الٰہی کا خواہاں ہو لیکن آپ کا مضمون پڑھنے سے یکدم یہہ مصرع زبان سے نکل گیا ع

کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

شروع مضمون میں آپ مجھ پر یہہ الزام دیتے ہیں کہ آپ بائیبل سے ناواقف ہو مگر تھوڑا آگے چلکر اپنی عدم واقفیت کا ثبوت جناب نے ہی دیدیا سنو:۔

آپ لکھتے ہیں کہ وہ بزرگ صاحب کہتے ہیں کہ دعا کے بعد دوا نہیں کرنی چاہئے کیا آپ اور وہ بزرگ ثبوت دیسکتے ہیں کہ بائیبل میں کہاں لکھا ہے کہ دعا کے بعد دنیاوی اسباب کو چھوڑ دو ہم ہر روز دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے روز کی روٹی ہمیں بخش (کیا ہم دعا کے بعد ہم نے جسمانی اسباب کو ترک کر دیا) آپ نے اپنا نام سالک تجویز فرمایا ہے جس کے معنے یہہ ہیں کہ تقرب الٰہی کا خواہاں بھی ہونا اور دنیاوی وجہ معاش بھی رکھنا) ہمارا تو یہہ عقیدہ ہے کہ کام بھی کرنا چاہئے اور اس پر دعا بھی کرنی چاہئے نہ صرف میرا ہی یہہ خیال ہے بلکہ جمہور مسیحوں کا خیال ہے کہ خدا نے ہاتھہ پاؤں دل و دماغ عقل و فکر دیا تاکہ کچھہ کر کے اپنا پیٹ بھریں انجیل سے بھی جابجا یہی تعلیم ملتی ہے:

دوائی ایک اسباب ہے میرا اعتقاد ہے کہ خواہ ہزار دوائی کی جاوے کچھہ شفا نہ ہوگی اگر خدا نہ چاہے لیکن تو بھی دوائی کرنی ضروری ہے آخر ان دواؤں کو بھی خدا نے بنایا ہے اور خاص اسی مطلب کے لئے بنایا کہ بیماریوں میں انسانوں کے کام آوے ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ دواؤں سے مریضوں کو شفا ہوتی ہے گو دوا کے ساتھہ دعا اور ایمان کا ہونا ازبس ہے۔ تو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک دہریہ کو دوا سے شفا ہوتی ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں کہ دوائی بھی ایک فرض الٰہی کو پورا کرتا ہے حد مسبب الاسباب ہے ہر چیز کے اسباب اس نے بنائے وہ بزرگ صاحب اگر ایسا کرتے ہیں کہ ہر ایک کو ہدایت کرتے ہیں کہ دعا کے بعد دوا نہ کرنی چاہئے تو یہہ صاف طور پر خدا کی آزمائش کرنا ہے لیکن کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر۔ میرے نزدیک ایسا مشورہ فاش غلطی ہے وہ اپنا نام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پیارے سالک صاحب جس شخص کو خدا یہہ برکت دیتا ہے وہ کچھہ اور کا اور ہی ہو جاتا ہے دنیاوی نام اور منادی اور دعویٰ تک نوبت ہی نہیں پہنچتی وہ بزرگ صاحب تو ایک طرف رہے۔ ہر ایک مسیحی کا کچھہ نہ کچھہ تجربہ ہوتا ہے میں نے کئی ایسے بزرگوں کی دعاؤں کو مستجاب پایا لیکن اُن کے یا میرے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا اور نہ ہے کہ اخباروں میں اشتہار دیا جاوے جلسوں میں پکارا جاوے کہ فلاں دن دعا سے بیمار اچھے کئے جاویں گے دعا کے لئے عاجزی خاکساری ازبس ضروری ہے بھلا جناب جہاں نام اور اشتہار تک نوبت پہنچ جاوے وہاں عاجزی خاکساری فروتنی کہاں آپ نے میرے مضمون کا مطلب نہیں سمجھا ورنہ ایسا نہ لکھتے +

الیاس اور الیسع کی بابت عرض ہے کہ خدا آج ایک الیاس اور الیسع کیا ہزار الیاس اور الیسع پیدا کر سکتا ہے لیکن بندہ نواز کی خاصان خدا کے اعجاز اور کجا ہماری اشتہار بازی:۔

آگے آپ تحریر کرتے ہیں کہ آپ نے ٹھٹھا کیا پیارے سالک جو شخص بذریعہ اشتہارات کے منادی کرتا ہے نہایت مناسب ہے کہ اس سے اشتہاری قواعد مقرر کئے جاویں۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ آپ کو درمیانی کس نے مقرر کیا بیمار خود آسکتے ہیں افسوس کہ آپ نے میرے مضمون پر صرف غور ہی نہیں کیا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو پڑھا تک نہیں بلکہ کسی سے سن سنا کر جواب دینے پر دل اُمنڈ آیا اُسی چٹھی میں میں نے صاف لکھدیا ہے کہ مریضوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ایسا کروں آپ نے تو درمیانی نہ مقرر کیا لیکن مریضوں نے تو درمیانی مقرر کیا ہے بیماری سے شفا کوئی بارگاہ عالی کریگا نام کسی کا ہوگا آپ خواہ مخواہ مجھ سے دست وگریباں ہونے کو طیار ہو گئے۔

پھر آپ ایک جگہ کہتے ہیں کہ ہر ایک مسیحی دعا کی قبولیت کے متعلق تجربہ رکھتا ہے لیکن افسوس کہ اس سطر کو لکھتے ہوئے بھی آپ نے میری تائید نکی بھلا جناب جبکہ ہر ایک مسیحی خاندان کچھہ نہ کچھہ تجربہ رکھتا ہے تو اس بزرگ صاحب کو اُن خاندانوں سے کیا فوقیت حاصل ہوگئی جو اشتہار تک نوبت پہنچی مجھ کو مسیحوں کی دعا قبولیت کے متعلق کوئی شک نہیں ہے اور نہ میں اُن کا مخالف ہوں بلکہ میں اشتہاری لوگوں کا مخالف ہوں میرزا صاحب سے اس لئے تطبیق دی کہ وہ بھی اشتہاری ہیں اور یہہ صاحب بھی۔

یاد رہے کہ میں دعا اور استجابت دعا پر ایمان رکھتا ہوں اور اس آیت پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ جو کچھہ تم دعا میں ایمان سے مانگو گے تمہیں ملیگا۔

آگے آپ نے خدام دین کی نسبت جو فروش گندم کا خطاب تحریر کیا ہے جو کہ مناسب نہیں ہے آخر وہ کلام

کی خدمت کرنے والے ہیں معلوم نہیں کہ آپ کے دل نے ایسی مخفی کلام کے خادموں کی نسبت کس طرح قبول کی۔

باقی رہا آپ کے مریض جو شفایاب ہوئے سو بہتر ہے کہ وہ شفایافتہ مریض خود کچھ تحریر کریں۔

۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء کے موصول شدہ ایک کارڈ سے معلوم ہوا کہ نہ قاضی خیر اللہ صاحب کو آرام آیا اور نہ منشی پربھو داس صاحب کو شفا حاصل ہوئی قاضی صاحب کو تو دعا کے یوں گھنٹہ بعد اترا لیکن دوسرے دن پھر ۱۰۶ درجہ پر بخار ہو گیا اور منشی پربھو داس صاحب تاحال بیمار ہیں۔

لیجئے آپ کا تمام تار و پود ادھڑ گیا۔

خود ہمارے ہاں سے ایک لنگڑا وہاں گیا اور دعا لگی گئی لیکن تاحال وہ اسی طرح لنگڑا ہی ہے شاید اس کو اندرونی طور پر آرام آگیا ہو تو خبر نہیں لیکن دیکھنے میں تو اسی طرح لنگڑا پن بدستور موجود ہے جب یہ حالت بیماروں کی ہے تو معلوم نہیں سالک صاحب بغیر کامل ثبوت کے کیوں میری چٹھی کا جواب کہنے پر آمادہ ہو گئے جس سے وہ اس شعر کے مصداق معلوم ہوتے ہیں ؎

اس بانکپن پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

آخر میں ہم سالک صاحب سے آپ کے پورے ایڈریس کے خواہش مند ہیں امید ہے کہ سالک صاحب کو اپنا اصلی نام اور ایڈریس دینا ناگوار خاطر نہ گذریگا۔

الراقم رحمت مسیح از شاہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ

۱۷ نومبر کو ہمیں ایک کارڈ موصول ہوا جس میں جناب قاضی خیر اللہ صاحب و منشی پربھو داس کی بیماری کا حال معلوم ہوا چونکہ ہم راقم کارڈ سے ناواقف ہیں اور نہ اس کارڈ سے اچھی طرح پتہ چلتا ہے اس لئے بذریعہ اخبار آنجناب کی خدمت میں مودبانہ گذارش کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے اپنے پورا ایڈریس سے بذریعہ خط ہم کو مطلع کریں اور ہم اس مہربانی کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جو انہوں نے ہم پر کی ہے امید کہ آنجناب بذریعہ کارڈ ہمیں مطلع فرماویں گے۔

نیز ہمارا پورا پتہ یہ ہے رحمت مسیح شاہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔ ہمارا خط جناب کا جالندھر کے ضلع سے پھر پھرا کر ہمارے ۱۷ نومبر کو پہنچا حالانکہ ۱۱ نومبر ۱۹۰۶ء کو پوسٹ ہوا تھا۔

---

## مرزا صاحب قادیانی کو پانسو روپیہ انعام

**جناب مرزا صاحب۔** آپ کچھ دنوں سے مجھ سے کشیدہ ہیں یہاں تک کہ آپ نے میرے لئے موت جیسی مصیبت کا اشتہار بھی دیا تھا اگرچہ وہ مصیبت خدا کے قہر سے آپ ہی پر نازل ہوئی کہ آپ کا لخت جگر عزیز بیٹا مر گیا جس سے آپ کی زندگانی تلخ ہو گئی چنانچہ ۱۰ نومبر کے اشتہار میں آپ خود بھی اس کے معترف ہیں اس لئے میں آپ کی اس کشیدگی کی تلافی کرنا چاہتا ہوں کہ میں بھی کچھ رقم آپ کی نذر کروں اس کی صورت یہ ہے کہ چونکہ آپ کا مشن صرف اس غرض سے جاری ہے کہ جس طرح ہو سکے مبلغات حاصل ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں بھی کچھ رقم آپ کی نذر کروں پیش آپ غور سے سنیئے۔

آپ اپنی کتاب ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ ۶۹۳ پر لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے آنے کا وقت دنیا کی عمر سے چھٹا ہزار ہے پھر آپ کے اسی ازالہ کے صفحہ ۲۱۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار ۱۲۳۶ھ کو پورا ہو چکا اس سے بعد یعنے ۱۲۳۷ھ سے ساتواں ہزار شروع ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ ساتویں ہزار میں آئے ہیں چنانچہ رسالہ دافع البلاء میں خود آپ کو بھی اس کا اعتراف ہے پس آپ کے اپنے ہی قول سے ثابت ہوا کہ آپ مسیح موعود نہیں۔

دوم آپ ازالہ صفحہ ۶۷۵ پر لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے لئے ۱۲۴۳ھ مقرر تھی مگر آپ حسب تحریر ازالہ صفحہ ۱۸۷ سنہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر تشریف لائے ہیں نتیجہ یہ کہ آپ مسیح موعود نہیں۔

سوم آپ ازالہ صفحہ ۶۹۲ پر لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے آنے کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے چودہ سو سال بعد ہے مگر صفحہ ۱۸۷ پر آپ اپنی تشریف آوری ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر بتلاتے ہیں مختصر یہ کہ آپ کے ان اقوال میں جو ایک ہی کتاب کے اندر ہیں اتنا اختلاف ہے کہ ایک متفکر آدمی کو حیران کر کے اس کے مونہہ سے نکلوا دیتا ہے کہ ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اگر آپ ان مختلف حوالجات میں تطبیق دیں تو میں آپ کو مبلغ **پانسو روپیہ** انعام دونگا نہیں تو آپ کے راسخ الاعتقاد مریدوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن مجید کے عام اصول کو غور سے پڑھیں ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا جس کا مطلب یہ ہے کہ جس کلام میں تناقض ہو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ آپ کا ہی خواہ

**ابوالوفاء ثناء اللہ** (مولوی فاضل) امرتسر

---

## نمائش دستکاری نسوان

نمائش دستکاری میں جو کنیا مہاودیالہ جالندھر کے سالانہ میلہ کے موقع پر ۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء تک کھلی رہے گی اور جس میں مستورات و لڑکیوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی اشیاء دکھلائی جاوینگی اور انعام و تمغہ جات و سرٹیفکیٹ بھی دیے جاویں گے اس میں ہندی و

انگریزی۔ اُردو۔ بنگالی و دیگر زبانوں میں مستورات نے جو جو کتابیں تصنیف کی ہیں ان سب کو بھی دکھلایا جائیگا اس سے بہت مفاد حاصل ہونے کی اُمید ہے۔ ان کے سوائے مردوں کی صرف وہی کتابیں نمائش گاہ میں رکھی جاوینگی جو کہ اُنہوں نے لڑکیوں کے مدرسہ کے نصاب کے لئے تیار کی ہیں۔

جو کتابیں فروخت ہو جائیں گی اُن کی قیمت ارسال ہو گی باقی کتابیں واپس کی جاوینگی۔

۱۵ دسمبر تک کتابیں سکرٹری کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں

ہنسراج بریسٹر سکرٹری نمائش دستکاری نسواں

## رسید زر

| | | |
|---|---|---|
| منشی کھیٹرا مل گجرانوالہ | سنہ ۱۹۰۷ء | ع ۸/ |
| پادری دہرم سنگھ | سنہ ۱۹۰۷ء | ع ۸/ |
| پادری ایچ۔ بلیک ووڈ | اشتہار | ع ۸/ |
| بابو کشور چند | سنہ ۱۹۰۷ء | ۵ ۸/ |
| پادری دیوی رام | سنہ ۱۹۰۷ء | ع ۸/ |
| پادری ملک روشن خاں | سنہ ۱۹۰۷ء | ع ۸/ |
| بابو خوشحال چند | سنہ ۱۹۰۷ء | ۸/ |
| مسٹر ایم سٹیفنس امرتسر | سنہ ۱۹۰۷ء | عہ ۳/ |
| مسٹر ایس سی۔ الیگزنڈر | سنہ ۱۹۰۷ء | ع ۳/ |
| مسٹر جے۔ الیگزنڈر الہ آباد | سنہ ۱۹۰۸ء | ے ۸/ |
| مسٹر اے۔ ای۔ بنیفن | اشتہار | عہ ۸/ |
| منیجر محبوبی رام گورکھپور | اشتہار | ع |
| پادری جی۔ کیمر سٹیرس الور | اشتہار | ع ۱/ |
| مسٹر ای۔ ایم۔ ماورٹ لاہور | سنہ ۱۹۰۷ء | ے ۸/ |
| ڈاکٹر آئی ۔یو۔ ناصر گجرانوالہ | سنہ ۱۹۰۷ء | ۵ ۳/ |
| مس کے۔ گرنفیلڈ۔ لودیانہ | سنہ ۱۹۰۷ء، ۸ء | چہ ۴/ |
| پادری۔ ای۔ ای۔ نائیف واسطے بورڈنگ سکول لدیانہ | سنہ ۱۹۰۷ء و ۸ء | ۳۱ ۸/ |
| پادری ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ۔ | | ۱۳/ |
| منیجر۔ پیٹریٹ کمپنی کشمیر | سنہ ۱۹۰۷ء | ے ۳/ |

## تندرستی کا بیمہ

ازطرف جے۔ بریسکوٹ مشن اسکول بارہ بنکی

۱۔ دلیری کا سب سے قابل حصہ تحمل ہے یہ تمام طاقتوں کی بنیاد ہے۔

۲۔ امید میں کچھ مزا نہیں اگر اس کے ہمراہ ایمان نہ ہو۔

۳۔ مسیحی لوگ امید ہیں جو مسیح کے نمونہ پر چلتے ہیں اخیر ہونے پر مثل تاروں کے چمکیں گے۔

۴۔ مسیحیوں کا کام کلام سے پورا ہوتا ہے جن کی ضرورت بمقابلہ ہاتھوں اور عقل کے زیادہ ہے۔

۵۔ سچے مسیحیوں کے چہرے پر چمک اور پیشانی پر بال گر دو دلے اور نافہم کے پیچھے گنج۔

۶۔ ہر ایک کام جو شروع کرو دل سے کرو اخیر میں ہم ہی نے کامیابی کو خریدا ہے۔

۷۔ جو شخص کی محبت ظاہر باطن میں یکساں نہ ہو وہ آدمی نہیں بلکہ جانور ہے۔

۸۔ مسیحی کارگذاروں کو دن رات چپسی کھیلنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۹۔ معاملات روپے پیسے میں کبھی کسی کو ایک نظرے نہ دیکھو کیونکہ روپے سے ہمارا چلن نہیں تبلایا جاتا ہے۔

۱۰۔ آدمی دو قسم کی تعلیم کو حاصل کرتا ہے ایک تو وہ دوسرے سے حاصل کرتا ہے دوسرا اس سے پڑھ کر اوروں کو دیتا ہے

۱۱۔ جمعیت سے عقلمند اور چالاک مصیبتوں سے مقابلہ کرتے ہیں

۱۲۔ بیوقوف اور کاہل محنت سے خوف کھا کر پیچھے ہٹتا ہے اور کام کو مشکل کر دیتا ہے۔

۱۳۔ اس زندگی میں کوئی فعل انسان کا ایسا نہیں کہ جس سے ایک سلسلہ نتیجہ کا نہ پیدا ہو۔

۱۴۔ علم ایک دوکان منافع کے واسطے نہیں ہے بلکہ عمدہ گودام ہے جس میں الہی خزانہ جمع کرنے سے عزت ہو

۱۵۔ اگر انسان اپنے فرائض کی ٹھیک واقفیت نہ حاصل کرے۔ اور تلاش میں نہ رہے گا ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔

۱۶۔ ناکامیابی کامیابی کے واسطے راستہ تبلاتی ہے جس طور سے پولوس رسول نے کہا ہے کہ میں ایمان کی اچھی لڑائی لڑ چکا اب زندگی کا تاج میرے واسطے موجود ہے اخیر کو ہم کامیاب ہونگے۔

۱۷۔ مثل مشہور ہے کہ آدمی کا چلن ہم کو ایک حقیقی انسان بناتا ہے وہ ہی دماغ ہے جس سے انسان بنتا ہے۔

۱۸۔ لڑکپن جوانی کو اس طرح سے تبلاتی ہے جس طور سے صبح دن کو اپنی جوانی کے دنوں کو یاد کرو۔

۱۹۔ عمدہ مجلس میں شریک ہو تو ہم بھی اس کے رکن بنجاوینگے

۲۰۔ عمدہ مصور عمدہ نمونے کو سامنے رکھیگا اسی طور سے عمدہ اور اعلے زندگی کے واسطے اعلے نمونہ مسیح کا اختیار کرنا چاہیے۔

۲۱۔ کام اس طور سے کرو کہ ہم کو تمام عمر جینا ہے۔

۲۲۔ کامیابی انسان کو مستقل مزاجی اور جاں فشانی سے حاصل ہوتی ہے۔

۲۳۔ ہر ایک شخص اتنی محنت کرے جس کی وہ برداشت کر سکتا ہے۔

۲۴۔ آدمی اس خیال میں مرے کہ ہم نے مسیح سے اپنا صلہ حاصل کیا۔

۲۵۔ حواریوں کے بہادرانہ مثالیں ایک نسل سے دوسری نسل کے واسطے نمونہ ہیں۔

۲۶۔ آدمی مسیح پر تکیہ رکھ کر خوفناک سے خوفناک کام کر سکتا ہے۔

۲۷۔ عزت اور دلی تمنا یہ دونوں ایک ہی بات نہیں ہیں۔

۲۸۔ بپتسمہ دینا اور دفتر کی کتاب میں اس کا نام درج کرنا یہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کو مسیحی تعلیم دینا اور اس کی خبر گیری کا خیال کرنا واجب ہے۔

# اشتہارات

## مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دومن اردو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی توجہ دیجاتی ہے

## شرح چندہ حسب ذیل ہے

عوام سے — عا — سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو — ؏ — ״
״ پچیس ״ ״ — عہ — ״
״ پندرہ ״ ״ — ۱۲ر — ״
ادنیٰ ترین نرخ — ۱۲ر — ״

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔
جملہ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر
ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد

---

## ضرورت

ایک پرائمری کا سند یافتہ مسیحی (جس نے ایس پی جی مشن دہلی میں تعلیم پائی اور ٹیچر کا کام بھی کیا ہے) فی الحال بیکار ہے اگر کوئی پادری صاحب اس کو کام دینا چاہتے ہیں تو وہ سکرٹری ایس پی جی کیمرج مشن دہلی سے لکھیں وہ اس شخص کا پورا حال اور لیاقت اس کو بتاویں گے۔

---

## ضرورت ہے

ایک کرسچن بورڈنگ ہوس میں کام کرنے کے لئے ایک ہوس فادر کی ضرورت ہے جو نہایت ہی معتبر اور قابل شخص ہو اگر وہ بائبل ٹیچری کا کام بھی کریگا تو اس کو خاص تنخواہ ملسکتی ہے درخواستیں بنام پادری ڈبلیو پی ہیرس سی ایم ایس آنی چاہئیں۔

---

## پریسبٹرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۳۷ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۵۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو حصہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا رخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر
پادری والٹر بے کلارک صاحب ایم اے مینجنگ ڈائرکٹر لدھیانہ

---

## ضرورت ہے

ایک لائق مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے جو لڑکوں کے اینگلو ورنیکل مڈل سکول کا چارج لے معہ نقول اسنادات پادری جے۔ ایچ لارنس صاحب اے پی مشن اٹہ سے خط و کتابت کریں۔

---

## دی منترا

یہ ایک ماہواری منتری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنے نمونہ کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے

المشتہر
یو کے۔ ماجھی۔ گوپال گنج فریدپور

## دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بلا ضمیمہ ؏ معہ ضمیمہ عا
״ ״ معہ محصول ڈاک ״ ״ ؏ ״ ״ ؏

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سالتمام |
| --- | --- | --- | --- |
| کالم کا آٹھواں حصہ | ۶ | ۴؍ | ۷ |
| چوتھائی کالم | ۴؍ | ۷ | عہ |
| نصف کالم | ۷ | عہ | ۱۰عہ |
| پورا کالم | عہ | ۱۰عہ | سہ |
| پورا صفحہ | سہ | صہ | لہ |

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر اور مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

## نوٹ

نامہ نگاران اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

## سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ؏
״ ״ ״ ״ معہ محصول ؏
״ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ؏

پادری۔ ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام وائلی برادر کے چھپا۔